کیا صرف درودِ ابراہیمی ہی درود ہے؟

مجیب: مولانا عابد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1620

تاریخ اجراء: 19 رمضان المبارک 1445ھ /30مارچ 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا صرف درودِ ابراہیمی پڑھنا ہی درود پڑھنا شمار ہوتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

درودِ ابراہیمی بلاشبہ سب درودوں میں افضل درود ہے، لیکن اس درود کے علاوہ احادیث مبارکہ میں اور بھی درود پاک وارد ہوئے ہیں، ان کو پڑھنا بھی درود پڑھنا شمار ہوگا۔ یونہی علمائے کرام سے اور بھی جو درود کے صیغے منقول ہیں، ان کو پڑھنا بھی درود پڑھنا ہے۔

معجم کبیر کی ایک روایت میں درود پاک کے یہ صیغے منقول ہیں: ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيامَةِ“ (مُعْجَم کبیر، حدیث 4480)

البتہ علمائے کرام نے صراحت فرمائی ہے کہ ہمیشہ صرف درود نہ پڑھا جائے بلکہ درود کے ساتھ سلام بھی پڑھنا چاہیے تاکہ حکم قرآنی پر کامل عمل ہو مگر پھر بھی کوئی شخص صرف درود یا صرف سلام پر اکتفا کرتا ہے تو وہ گنہگار نہیں۔

درود و سلام کو جمع کرنا افضل ہے۔ چنانچہ تفسیرات احمدیہ میں ہے: ”اختلف الروایات فی کیفیۃ الصلوۃ والافضل ان یجمع بینھما“ یعنی درود شریف کی کیفیت کے متعلق روایات مختلف ہیں اور درود و سلام کو جمع کرنا افضل ہے۔ (تفسیرات احمدیہ، صفحہ 635، مطبوعہ: پشاور)

صرف درود یا سلام پڑھنا مکروہ نہیں جیسا کہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: ”قال الحموی وجمع بینھما خروجا من خلاف من کرہ افراد احدھما عن الاخر **وان کان عندنا لا یکرہ** کما صرح بہ فی منیۃ المفتی۔۔۔ اقول **وجزم العلامۃ امیر ابن حاج فی شرحہ علی التحریر بعدم صحۃ القول بکراھۃ**

الافرادواستدل علیه فی شرحه المسمی حلیة المجلی فی شرح منیة المصلی بما فی سنن النسائی بسند صحیح فی حدیث القنوت وصلی اللہ علیه النبی ثم قال مع ان قوله تعالی وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ، وَ سَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى الی غیر ذلک اسوة حسنة وممن رد القول بالکراھة العلامة منلا علی القاری فی شرح الجزریة "یعنی علامہ حموی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا درود و سلام کو جمع کرے تاکہ صرف درود یا سلام کہنے کو مکروہ کہنے والوں کے اختلاف سے نکل جائے اگرچہ ہمارے نزدیک یہ مکروہ نہیں جیسا کہ منیۃ المفتی میں اس کی صراحت فرمائی ہے۔ میں کہتا ہوں علامہ امیر ابن حاج علیہ الرحمہ نے اپنی شرح تحریر میں صرف درود یا سلام کو مکروہ کہنے والے کے قول کو غیر صحیح کہنے پر جزم کیا اور اپنی شرح بنام حلیۃ المجلی شرح منیۃ المصلی میں سنن نسائی کی سند صحیح کے ساتھ وارد حدیثِ قنوت میں لفظ صلی اللہ علی النبی سے استدلال فرمایا پھر کہا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا رسولوں پر سلام ہو، اللہ کے چنے ہوئے بندوں پر سلام ہو وغیرہ اس کی بہترین مثالیں ہیں۔ صرف درود یا سلام پڑھنے کو مکروہ کہنے والوں کے رد میں علامہ علی قاری علیہ الرحمہ نے شرح جزریہ میں کلام فرمایا۔ (ردالمحتار، مطلب افضل صیغ الصلاۃ، جلد1، صفحہ 46-45، مطبوعہ: کوئٹہ)

درود کو سلام سے الگ کرنا مکروہ نہیں جیسا کہ علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "ولا یکرہ افرادھا عن السلام علی الاصح عندنا" یعنی اصح قول کے مطابق درود کو سلام سے الگ کرنا ہمارے نزدیک مکروہ نہیں۔
(حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، خطبۃ الکتاب، صفحہ 12، مطبوعہ: کراچی)

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں: "قال ابن الجزری فی مفتاح الحصن الحصین واما الجمع بین الصلوة والسلام فھو الاولی والافضل والاکمل لقوله تعالی صلوا علیه وسلموا تسلیما ولو اقتصر علی احدھما جاز من غیر کراھة فقد جری علیه جماعة من السلف منھم الامام مسلم فی اول صحیحه ھلم جرا حتی الامام الشاطبی فی قصیدته اللامیة والرائیة ۔۔۔ وکذا اقتصر علی الصلوة دون التسلیم الامام الشافعی فی خطبة رسالته والشیخ الشیرازی فی خطبة تنبیھه" ترجمہ: علامہ ابن جزری رحمۃ اللہ علیہ نے مفتاح الحصن والحصین میں فرمایا کہ صلوۃ و سلام کو ایک ساتھ پڑھنا افضل و اولیٰ و اکمل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، تم ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ اور اگر ان میں سے کسی ایک پر اکتفا کیا تو بغیر کراہت ایسا کرنا، جائز ہے کیونکہ اسلاف کی ایک جماعت میں یہ رائج ہے جن میں سے امام مسلم نے اپنی صحیح میں ایسا کیا اور یہ سلسلہ جاری رہا حتی کہ امام شاطبی علیہ الرحمہ نے اپنے قصیدہ لامیہ اور رائیہ میں بھی ایسا ہی کیا۔ اسی طرح سلام

کے بغیر صرف درود کہنے پر امام شافعی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب الرسالۃ کے خطبہ میں اور علامہ شیر ازی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب التنبیہ کے خطبے میں اکتفا کیا۔(مسالک الحنفاء للقسطلانی، المطلب الرابع فی مشروعیۃ الخ، صفحہ157، المجمع الثقافی)

درود و سلام الگ الگ عبادتیں ہیں، صرف ایک پر اکتفا مکروہ نہیں جیسا کہ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:" ان الواو فی الآیۃ لمجرد الجمعیۃ لا لافادۃ المعیۃ ولا للدلالۃ التعقیبیۃ کما ھو مقرر فی الضوابط الاصولیۃ والقواعد العربیۃ فلا دلالۃ فیھا علی الکراھۃ اصلا ولا فرعا کقولہ تعالی وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ و کقولہ وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ، بل فی الجمع بینھما دلالۃ واضحۃ علی انھما عبادتان مستقلتان ، لا یتوقف وجود احداھما علی الاخری" آیت مبارکہ میں لفظ واو صرف دو عباتوں کو ایک حکم میں جمع کرنے کے لیے ہے نہ کہ ان دونوں کے ایک ساتھ ہونے اور ایک کے بعد دوسری کو ذکر کرنے کا فائدہ دینے کے لیے جیسا کہ اصول فقہ اور عربی لغت کے قواعد وضوابط سے یہ بات ثابت ہے لہذا آیت مبارکہ میں اصولی یا فروعی کوئی دلالت موجود نہیں کہ صرف درود یا صرف سلام کہنا مکروہ ہو جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان نماز قائم کرو اور زکوۃ دو یونہی اللہ تعالی کا فرمان حج اور عمرے کو اللہ تعالی کے لیے پورا کرو۔ بل آیت مبارکہ میں دونوں کو جمع کرنے میں واضح دلالت ہے کہ یہ دونوں مستقل عبادتیں ہیں، جن میں سے کسی ایک کا وجود، دوسرے پر موقوف نہیں۔(رسائل علی القاری، افراد الصلاۃ الخ، جلد3، صفحہ306، دار اللباب)

صرف درود یا سلام کی فضیلت سے متعلق وارد احادیث بھی درود و سلام کے مستقل عبادت ہونے پر دلالت کرتی ہیں جیسا کہ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:" ومما یؤید ما حررنا فی حمل کلامہ علی ما قررناہ الاحادیث الواردۃ فی فضیلۃ من صلی علیہ وحدھا وفیمن سلم علیہ بانفرادھا ولم یجمع فی حدیث بینھما فدل علی انھما عبادتان مستقلتان، لا یکرہ انفراد احداھما وان کان الاولی والافضل جمعھما" نصوص کا محمل بیان کرنے میں جو بات ہم نے ذکر کی ہے اس کی تائید ان احادیث سے بھی ہوتی ہے جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صرف درود یا صرف سلام پڑھنے کی فضیلت وارد ہے اور کسی حدیث میں دونوں کو ایک ساتھ جمع نہیں کیا گیا تو یہ بات دلالت کرتی ہے کہ یہ دونوں مستقل عبادتیں ہیں جن میں سے کسی ایک کو دوسرے سے جدا کرنا مکروہ نہیں البتہ دونوں کو ایک ساتھ جمع کرنا افضل واولی ہے۔(رسائل علی القاری، افراد الصلاۃ الخ، جلد3، صفحہ308، دار اللباب)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net